

واقفِ حکمت و اسرار ہیں غوثِ اعظم دل کے بھیدوں سے خبردار ہیں غوثِ اعظم

شرح چهل کاف

كَفَاكَ رَبُّكَ كَمْ يَكْفِيكَ وَ اِكْفَا
كَفَا فَهَا كَكَمِينَ كَانْ مِنْ لَكْ
تَكْرُ كَرَا كَكْر الْكِرْ فِي كِيد
تَحْكِي مُشَكِّشَكَّةً كَلُكُلْ لَكْ
كَفَاكَ مَا بِي كَفَاكَ الْكَافِ كُرْبَتَهُ
يَا كُو كَبَا كَانْ يَحْكِي كُو كَب الْفَلَكْ

رئیس التحریر: مظہر البینت، سربراہ البینت، حضرت علامہ مولانا مفتی حافظ

محرر فیض احمد اویسی مدظلہ العالی (بہاولپور)

باہتمام: الحاج سعید احمد سعید قادری

مصنف

بہارِ مدینہ پبلشرز

شرح چہل کاف

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ
ﷺ

شرح چہل کاف

مصنف

رئیس التحریر، مناظر اہلسنت، سرمایہ اہلسنت، حضرت علامہ مولانا مفتی حافظ
محمد فیض احمد اویسی مدظلہ العالی (بہاولپور)

بالنسب

الحاج سعید احمد سعید قادری

ناصر

بہارِ مدینہ پبلشرز (کراچی)

کتابیں
جو آپس میں
میں ملتی ہیں
سب سے پہلے
آپ کو
دراستی
نمبر
429946-4926110
فون

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب: شرح چہل کاف

مصنف: ملک التحریر، مناظر اسلام، حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

با اہتمام: الحاج سعید احمد سعید قادری

ناشر: بہارِ مدینہ پبلشرز (کراچی)

اشاعت: رمضان المبارک ۱۴۲۱ھ و نمبر ۲۰۰۰ء

صفحات: ۲۴

کمپوزنگ: الریحان گرافکس (۳۹۴۰۹۸۳)

قیمت: 16 روپے

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱	مختصر حالات غوث پاک	4
۲	مقدمہ	7
۳	ازالہ وہم	8
۴	حکایت	8
۵	لطیفہ	9
۶	اشعار و قصائد غوث اعظم	10
۷	خواص عدد چالیس	10
۸	اسم اللہ کے عملیات کا طریقہ	11
۹	خواص کاف	11
۱۰	لفظ کاف کے عملیات	12
۱۱	خواص چہل کاف	12
۱۲	شرح شعر نمبر ۱	13
۱۳	ترکیب صرفی و نحوی	14
۱۴	شرح شعر نمبر ۲	14
۱۵	ترکیب صرفی و نحوی	16
۱۶	شرح شعر نمبر ۳	16
۱۷	ترکیب صرفی و نحوی	16
۱۸	القصیدۃ الغوثیہ	18

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدہ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم

حضور غوث اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا ”چہل کاف“ ہے لیکن نہ وہ صرف معانی کے لحاظ سے مشکل ہے اس کے الفاظ بھی پیچیدہ ہیں، فقیر اس کی شرح کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ شرح سے قبل تمہارے مختصر حالات حاضر ہیں۔

مختصر حالات: حضور غوث اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ سے جاملتا ہے۔ حضور غوث اعظم بغداد کے علاقہ جیلان میں ۱۱۴۷ھ حضرت ابوصالح رحمۃ اللہ علیہ کے گھر پیدا ہوئے آپ کے والد محترم تصوف کے اعلیٰ ترین درجے پر پہنچے ہوئے تھے۔ حضرت شیخ عبدالقادر کی پیدائش کے دن اس علاقے میں جس کے گھر میں بھی کوئی پیدا ہوا لڑکا ہی تھا اس دن کوئی لڑکی پیدا نہیں ہوئی۔ غوث اعظم پیدائش ہی سے صاحب کرامت تھے۔ ایک سال عوام میں رمضان شریف کے چاند ہونے پر اختلاف ہوا تو آپ کی والدہ محترمہ نے بتایا کہ آج سحری سے عبدالقادر نے دودھ نہیں پیا اور وہ روزے سے ہے۔

احیاء موتی: ایک مرتبہ ایک عورت کے اکلوتے مرے ہوئے بچے کو آپ نے زندہ کر دیا۔ ایک مرتبہ ایک عیسائی اور ایک مسلمان میں اپنے نبی علیہ السلام کی عظمت پر بحث ہو رہی تھی کہ آپ موقع پر پہنچ گئے اور آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا اقرار کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے نبی و برحق ہیں لیکن افضل ہمارے نبی کریم ﷺ ہیں۔ باقی جہاں تک مردوں کے زندہ کرنے کا سوال ہے میں ان کا ایک غلام ہونے کی حیثیت سے بارگاہ رب العزت میں دعا مانگتا ہوں اور آپ جس مردے کو چاہیں گے زندہ ہو جائے گا چنانچہ مردہ زندہ ہو گیا اور عیسائی مسلمان ہو گیا۔ (تفہیم الخاطر)

فائدہ: مردوں کو زندہ کرنے کے بیشتر واقعات آپ کی ذات سے منسوب ہیں

بلکہ ایک بار ات جو دریا میں بارہ سال بیشتر ڈوب چکی تھی اس بار ات کے دولہا کی ماں دریا پر روزانہ رو دو کر واپس چلی جاتی تھی۔ ایک روز حضور غوث پاک کو اس پر رحم آ گیا اور آپ کی دعا سے ڈوبی ہوئی کشتی ظاہر ہو گئی۔

سچائی: حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ بچپن شریف میں حصول تعلیم کے لئے سفر میں تھے کہ ایک نازک موقع پر آپ کی سچائی کی برکت سے ڈاکوؤں کے سردار نے نہ صرف مال واپس کر دیا بلکہ تمام ڈاکوؤں نے چوری اور ڈاکہ زنی سے توبہ کر لی۔ ایک چور آپ کے مکان میں چور بن کر آیا اور ولی کامل بن کر واپس لوٹا۔ آپ پیروں کے پیر بھی ہیں اور آپ کا دربار بغداد شریف میں مرجع خاص و عام ہے۔ اور تمام دنیا میں آپ کی گیارہویں شریف کی دھوم ہے۔ ربیع الآخر چونکہ آپ کا ماہ وصال ہے اس لئے اس مہینہ میں بڑی گیارہویں شریف منائی جاتی ہے۔

کرامات غوثیہ: شیخ الحدیث علامہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل فرمایا کہ حضرت علی ہینئی نے فرمایا، ہم میں سے جب بھی کوئی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے کرامت کا ظہور چاہتا ہے آپ کی کرامت کا مشاہدہ کرتا، اور شیخ ابوسعید قیلوی نے فرمایا کہ شیخ عبدالقادر جیلانی اللہ تعالیٰ کے حکم سے اندھوں کو بینا، کوڑھی کو تندرست اور مرنے والوں کو زندہ فرماتے ہیں۔

(اخبار الاخیار ص ۱۶، زبدۃ الآثار ص ۶۰)

حضور غوث اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی کرامات کی کثرت پر تمام مورخین و محققین متفق ہیں بلا شک و شبہ آپ کی ذات اقدس مظہر کرامات ہے، مختلف مشائخ کرام، علمائے کبار اور محدثین کرام کے علاوہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ آپ کی عظیم کرامات کے متعلق اپنی مشہور زمانہ کتاب ”اشعۃ الممعات“ میں یوں رقمطراز ہیں،

”بعضے اکابر مشائخ طریقت و سادات ایشاں مثل غوث الثقلین سیدی الشیخ محی الدین

عبدالقادر جیلانی و جز ایشان آنچنان مجد کثرت رسیدہ است کہ لایعد ولا محصی است امام عبداللہ یافعی گفتہ است کہ کرامات وے ثابت است بے شبہہ و معلوم است بالافتاق۔

آپ کی سیرت پر لکھی گئیں تمام معتبر و مستند کتب میں آپ کی کرامات کا تفصیلی تذکرہ موجود ہے چونکہ آپ کی ذات بچپن اور جوانی سے ہی مظہر کرامات ہے اور تادم آخر آپ سے کرامات کا ظہور ہوتا رہا اس لئے آپ کی کرامتیں یقیناً بہت زیادہ ہیں اور انہیں قوت تحریر و تقریر میں لانا نہایت مشکل ہے۔ کتب کرامات غوثیہ بکثرت ہیں ان کا مطالعہ کریں۔

فقیر یہاں صرف آپ کے ایک جملہء کلام یعنی ”چہل کاف“ کی تشریح کرنا چاہتا ہے۔ غور سے دیکھا جائے تو یہ بھی علمی کرامت ہی ہے جو دوسری کرامات سے علمی کرامت درجہا بہتر سمجھی جاتی ہے۔ چہل کاف شریف کی عبارت پر غائرانہ نگاہ ڈالئے کہ اسے عام پڑھا لکھا تو صحیح طور پر پڑھ بھی نہیں سکتا اور اہل علم بھی بڑے غور و خوض کے بعد پڑھ بھی لے تب بھی اس کا مکمل طور سمجھنا آسان نہیں۔

سلسلہ قادریہ میں خصوصاً اور جملہ اہل اسلام میں عموماً ”چہل کاف“ بطور ورو مروج ہے۔ فقیر اس کی شرح عرض کرتا ہے تاکہ عوام بلکہ اہل علم حضرات بھی استفادہ فرمائیں، اس کا نام بھی رکھا ”شرح چہل کاف“۔

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفر لہ

۲ صفر المظفر ۱۴۱۰ھ، بہاولپور، پاکستان

مقدمہ: ”چہل کاف“ سے وہ تین اشعار مراد ہیں جو حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے بطور مناجات اپنے پاک قلب سے مخاطب ہو کر فرمائے۔

(سوال) حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے یہ اشعار چہل کاف کی کیا سند ہے؟

(جواب) یہ اعتراض منکرین اولیاء کو ہر جگہ کام دیتا ہے لیکن ہم انہیں سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں ممکن ہے کسی کو سمجھ آ جائے اصولی طور پر شہرت کسی دلیل کی محتاج نہیں، علاوہ ازیں ہم اس کے متعلق چند اصول بیان کرتے ہیں۔

(۱) جو کتاب کسی مصنف کی طرف منسوب کی جاتی ہے اگر اس کتاب کے مسائل مصنف کے عقائد کے برخلاف ہوں تو یہ شک کیا جاسکتا ہے کہ یہ کتاب اس مصنف کی تصنیف نہیں ہے۔

(۲) اگر اس کتاب کے مطالب بمقابلہ فضیلت مصنف اعلیٰ یا ادنیٰ ہوں تو بھی یہ ظن ہو سکتا ہے کہ وہ کتاب اس کی تصنیف نہیں ہے۔

(۳) اگر اس کتاب کی انشا پر دازی مصنف کی انشا پر دازی کے رتبہ کی نہ ہو تو بھی اسی قسم کا خیال ہو سکتا ہے کہ نسبت درست نہیں ہے۔

یہ اصول ہیں جن سے ہم فیصلہ کر سکتے ہیں کہ یہ کتاب فلاں مصنف کی تصنیف ہے یا اس کی تصنیف نہیں ہے۔

مثلاً کافیہ جو نحو میں ابن حاحب کی تصنیف ہے اس پر صرف تو اتار اور شہرت ہی ایک دلیل ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ ابن حاحب کی تصنیف ہے۔

ایسا ہی بخاری شریف جو علم حدیث کی مسلمہ کتاب ہے جس کو محمد بن اسماعیل بخاری نے مرتب کیا ہے مگر اس کی نسبت الفٹ یا صنفٹ نہیں لکھا، البتہ بعض نسخوں میں قال الامام موجود ہے، جو ان کے کسی شاگرد کا لکھا ہوا ہے۔ یہ صرف کافیہ کی تخصیص نہیں عموماً اکثر قدیم تصانیف درسی وغیرہ درسی میں یہی طریقہ مروج ہے۔ ہم ان اصول سے وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ الحمد للہ یہ ”چہل کاف شریف“ حضور غوث اعظم سیدنا شیخ

عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا کلام مبارک ہے۔

علاوہ ازیں بیمار کو شفا چاہئے اسے جس دوائی سے فائدہ ہو گا وہ اسے عمل میں ضرور لائے گا وہ اس نوہ میں نہ پڑے گا کہ یہ دوائی کس نے تیار کی، اس کے اجزاء کیا ہیں اور اجزاء کہاں کہاں پیدا ہوتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ ”چہل کاف شریف“ کی تاثیرات سے ہزاروں لاکھوں بلکہ بے شمار بندگان خدا ظاہری، باطنی، مادی، روحانی منافع حاصل کر رہے ہیں انہیں کبھی یہ خیال بھی نہیں گذرتا کہ واقعی یہ کلام غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا ہے یا نہیں، ہاں یہ درد ابھرتا ہے تو منکرین اولیاء کو اور بس۔ اس کی مزید تفصیل فقیر کے رسالہ ”وظائف اولیاء پر اعتراضات کے جوابات“ میں چڑھیں۔

ازالۃ وہم: محبوبان خدا کی زبان مبارک سے جو فقرے، جملے، مصرعے یا اشعار نکلتے ہیں ان میں ظاہری و باطنی جتنا انوکھا پن نظر آتا ہے اتنی ہی تاثیر بھی ہوتی ہے۔ اس کا اندازہ وہ حضرات کر سکتے ہیں جو دواؤں کے مزاج و اثرات سے واقف ہیں، عام لوگوں کو تو ان فقروں اور جملوں، مصرعوں یا اشعار کی صرف تاثیر سے مطلب ہوتا ہے سو وہ ہوشی جاتا ہے۔ حیرانی ہے کہ یہ لوگ بزرگوں کے کلام کی تاثیر سے تو انکار ہے لیکن عام لوگوں کے بعض کلمات سے لڑائی پراتر آتے ہیں۔

حکایت: کسی منکر اولیاء نے کہا کہ میں درود تاج و ہزارہ اور قصیدہ غوثیہ اور چہل کاف کی تاثیرات کو نہیں مانتا۔ ایک منچلے نے دلائل دینے کے بجائے اسے ماں بہن کی گالی دے دیں، منکر لڑائی پراتر آیا۔ منچلے نے کہا، بھئی میں نے کون سا گناہ کیا ہے۔ منکر نے کہا تو نے میری عزت لوٹ لی، اس نے کہا، کہاں تیری ماں اور کہاں تیری بہن۔ یہ سن کر منکر نے کہا کہ یہ بکواس جو کی ہے اس سے تو میرا کبچہ پھٹ گیا ہے اس نے کہا تو کتنا بے وقوف ہے، تجھے اب بھی سمجھ نہیں آئی، میرے گندے الفاظ کی تاثیر سے تو تیرا کبچہ پھٹ گیا ہے میرے اولیاء کرام اور حضور نبی پاک ﷺ کے درود و سلام اور ان کا محبوب کلام کیا کچھ نہیں ہوتا۔

لطیفہ: یہی حال دس نمبری اور ۳۲۰ نمبر کا ہے۔ یہ بند سے کسی پر چسپاں کر کے تو دیکھیں پھر اندازہ کریں کہ جناب کے سر پر کیوں جوتے پر رہے ہیں۔ اس طرح کی کئی مثالیں دی جاسکتی ہیں، اہل فہم کے لئے اتنا کافی ہے۔ اب فقیر چند دیگر مثالیں عرض کرتا ہے جن کی تاثیرات کا مخالفین کو بھی اعتراف ہے۔

(۱) اصحاب کبف مع ان کے کتے کے اسماء (صرف نام) بے شمار تاثیرات رکھتے ہیں پندرہ تو فقیر اویسی غفرلہ نے ”مجربات اویسی“ میں نقل کی ہیں۔

(۲) ”مراجا خرم رایتز جاخڈ نے دہقان زاید یا زاید“ یہ ایک ولی اللہ کی زبان سے نکلے ہیں، درودہ اور تسہیل الولادة کے لئے مجرب ہیں۔

(۳) ناف ٹل جائے تو یہ لکیریں کام دیتی ہیں یعنی ناف صحیح ہو جاتی ہے۔

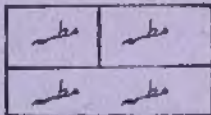
(۴) ”الشکر فرعون بدریائے نیل غرق غڈ“۔ نوبتی بخار کے لئے مجرب ہے۔

(۵) جلسا جلسا جلسا آدھے سر کے درد کو مفید ہے۔

(۶) گلے کے پھولنے کے لئے یہ نقش فائدہ دیتا ہے۔ محسوب

(۷) ایضاً، یہ نقش گلے میں باندھنے طرف یہ کہ اس پر ۸۶ بھی نہیں لکھنا۔

نقش یہ ہے،



(۸) حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کا اسم گرامی سینہ پر لکھنے سے احتلام نہیں ہوتا۔

(۹) حضور سرور عالم ﷺ کا اسم گرامی محمد ۱۰۰ بار قلب پر روزانہ لکھنے سے عشق مجازی سے نجات نصیب ہوتی ہے۔

(۱۰) ہمارا تجربہ ہے کہ آسب اور جنات کے بیماروں کے سامنے ۳ بار کہہ دو کہ

”شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ جو بغداد میں مقیم ہیں ارشاد فرماتے ہیں کہ

اگر تو شرافت سے چلا جائے تو بہتر ہے ورنہ تجھے ہلاک کر دیا جائے گا“ (قلائد الجواہر)

ہمارا تجربہ ہے کہ جنات وغیرہ بھاگ جائیں گے کیونکہ حضور غوث اعظم رضی اللہ

عز کو جنات مانتے ہیں لیکن یہ جن نہیں مانتے۔

مزید دلائل فقیر کی کتاب ”عملیات اویسی“ میں پڑھیے۔

اشعار و قصائد غوث اعظم رضی اللہ عنہ

آپ کی طرف عربی، فارسی کے بہت سے اشعار و قصائد اور اردو وظائف اور درود سلام اور تعویذات و عملیات منسوب ہیں۔ چند ایک فقیر نے ”سوانح غوث اعظم“ میں عرض کئے ہیں ان میں یہ تین اشعار عربی زبان میں ہیں جو اپنی ساخت کے لحاظ سے عجیب نظر آتے ہیں اس لئے کہ ان میں حرف ”کاف“ کی تکرار غیر معمولی انداز سے چالیس مرتبہ ہوئی ہے اسی لئے اس کا نام بھی ”چہل کاف“ مشہور ہے۔ عام لوگوں کو ان اشعار کے پڑھنے میں دشواری ہوتی ہے لیکن جو ان کا مفہوم اور مناجاتی انداز ہے وہ بالکل آسان اور واضح ہے۔

خواص عدد چہل (۴۰): علم الاعداد کے ماہرین نے اس کے مندرجہ ذیل خواص بیان فرمائے ہیں۔

(۱) حضرت آدم علیہ السلام کا خمیر چالیس سال تک ایک حالت میں رہا۔

(۲) پھر چالیس سال میں وہ خشک ہوا۔

(۳) ماں کے پیٹ میں بچہ چالیس روز تک نطفہ رہتا ہے۔

(۴) پھر چالیس روز تک جما ہوا خون۔

(۵) پھر چالیس روز تک گوشت کا ٹکڑا رہتا ہے۔ (مشکوٰۃ، باب الایمان بالقدر)

(۶) پیدا ہونے کے بعد چالیس روز تک ماں کو نفاس آ سکتا ہے۔

(۷) پھر چالیس سال کی عمر میں پہنچ کر عقل پختہ ہوتی ہے اسی لئے اکثر انبیائے کرام

علیہم السلام کو چالیس سال کی عمر میں نبوت دی گئی۔

(۸) صوفیائے کرام وظیفوں کے لئے چلے یعنی چالیس چالیس روز مشقتیں کرتے ہیں

توان کو روحانی ترقی ہوتی ہے۔

(۹) موسیٰ علیہ السلام کو بھی حکم ہوا کہ کوہ طور پر آ کر چالیس روز اعتکاف کرو، تب توراۃ شریف دی گئی۔ واذا واعدنا موسیٰ اربعین لیلۃ، اور جبکہ ہم نے موسیٰ سے چالیس راتوں کا وعدہ لیا، یہی کی روایت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے بیان کی کہ ان الانبیاء لا یتروکون فی قبورہم اربعین لیلۃ ولکن ہم یصلون بین یدی اللہ ینفخ فی الصور۔ زرقانی شرح مواہب نے بیان کیا کہ انبیائے کرام کی روح کا تعلق اس جسم مدفون سے چالیس روز تک بہت زیادہ رہتا ہے بعد ازاں وہ روح قرب الہی میں عبادت کرتی ہے اور جسم کی شکل میں ہو کر جہاں چاہتی ہے جاتی ہے۔

(۱۰) چالیس دن تک میت کا روح سے علاقہ رہتا ہے ممکن ہے کہ اس کی اصل کچھ ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ چالیس کے عدد میں کچھ تاثیرات ہیں اسی لئے چالیس دن پر فاتحہ کی جاتی ہے۔ ممکن ہے اس کی اور وجوہ بھی ہوں لیکن یہ تو یقین ہوا کہ چالیس عدد کا اللہ تعالیٰ کے ہاں کچھ مرتبہ ہے اسی لئے غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے کلام میں چالیس کاف جمع فرمائے اور لفظ کاف کی بھی عجیب تاثیریں ہیں وہ بھی ملاحظہ ہوں۔

خواص کاف: علم الحروف فرماتے ہیں ”کاف“ جمالی ہے اس کا تعلق شفقت و رحمت سے ہے۔ لفظ کاف اللہ تعالیٰ کے ان اسمائے مبارکہ کا خلاصہ ہے جن میں پہلا لفظ کاف ہے اور یہاں ہماری مراد لفظ کاف کے عملیات ہیں جو آگے آتے ہیں۔

حرف کی نسبت سے اسم اللہ کے عملیات کا طریقہ:
یہ طریقہ سب سے زیادہ زود اثر اور بے خطر ہے اس طریقے پر عمل کرنے سے جسم و روح، قلب و زبان، بصارت و سماع، گفتار و کردار غرض ہر ایک شے خود بخود اصلاح کی جانب مائل ہو کر ستوار نے اور نکھرے لگتی ہے اور موکل حروف اسم اعظم کی برکت سے جلد مانوس ہو کر تابع ہو جاتا ہے اس لئے یہ طریقہ بالکل بے خطر و بے ضرر ہے اور زود اثر بھی ایسا کہ پہلے دن ہی فیوض و برکات کے کرشمے دیکھے جاسکتے ہیں

اب عمل کرنے والے کے حال پر موقوف ہے کہ جو وقت کثافت کو لطافت سے بدلنے میں لگے گا اتنی ہی دیر ظہور الطاف میں ہوگی مگر یہ وقت بھی لذت روحانی سے خالی نہ رہے گا۔

ہر روز بعد دو گناہ ادا کرنے کے اپنے نام کے پہلے حرف کے مطابق کوئی اسم الہی منتخب کر کے ورد کریں۔

لفظ کاف کے عملیات

اِجِبْ يَا حَرْوْ وَزَانِيْلُ بِحَقِّ كَافٍ يَا كَافِي الْمَوْسِعُ لِمَا خُلِقَ لَهُ مِنْ عَطَايَا فَضْلِهِ يَا كَافِي

اس عمل کے عامل کو سانپ، بچھو درندہ کوئی بھی نقصان نہ پہنچا سکے اور ان میں سے کسی جانور کو دیکھے اور اس کے حملہ کا اندیشہ ہو یا سانپ بچھو کسی کو کاٹ لے تو اس کے عامل کا نام لے کر قسم دینے سے زہر ختم جائے اور حملہ کرنے والا پلٹ کر بھاگ جائے۔ اگر الموسع سین سے پڑھے تو خدا تعالیٰ اس کو غیب سے رزق عطا فرمائے اور دل غمی کرے اور کبھی مخلوق کا محتاج نہ ہو۔ ہر روز ۲۶۳ بار یا ۱۱۱ بار بجزوری ۸ بار اول و آخر درود شریف ۱۱ بار۔

مختصر خواص ”چہل کاف“

ہر مشکل اور ہر حاجت کے لئے مجرب اور تیر بہدف ہے یہاں تک کہ قتل کے کیس اس کے ورد کی برکت سے کافور ہوتے دیکھے گئے، گیارہ بارہ لاکھ تک کورس ہے، مشکل اور ضرورت کے وقت کو دیکھیں اس کے بعد کمی و اضافہ عامل کے ہاتھ میں ہے۔ اول و آخر تین بار درود شریف اور عمل کے ابتداء میں بھی حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی نیاز پکا کر صحیح غرباء و مساکین کو کھلائیں اور کام ہو جانے کے بعد بھی، اللہ تعالیٰ حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے صدقے مشکل حل فرمائے گا (ان شاء اللہ تعالیٰ) اب فقیر ”چہل کاف“ کی علمی شرح عرض کرتا ہے۔

شرح اشعار

كفكاف زُبْك كَمْ يَكْفِيكَ وَكَفَّة

كفكاف فها ككمين كان من لكك

ترجمہ: اے میرے دل تیرا رب پہلے بھی بارہا تجھے ناگہانی مصائب میں کفایت نہ تار رہا ہے۔ اب بھی وہ ایسے مصائب میں تیری کفایت کرتا ہے، یا کرے گا جن کی واپس یا جن کا رکنا ایک لشکر جرار کے گھات لگانے کی مانند ہے۔

شرح: اے میرے دل میرے مولا کے کریم نے پہلے بھی تجھے یکا یک پیدا ہونے والے خطروں اور موسموں سے بچایا ہے۔ اور اب بھی وہ ان سے تیری حفاظت کرتا ہے اور آئندہ بھی کرے گا۔ ان خطرات اور موسموں کے دور ہو جانے یا ان کے رک جانے سے تو نافل اور مطمئن مت ہو جا۔ یہ تو ایسا حملہ ہے جیسے کہ ایک بھاری لشکر چھپ کر گھات لگائے ہوئے ہو کہ کب تجھے غافل پا کر دوبارہ حملہ آور ہو۔

حل لغات: (كفكاف زُبْك) جملہ دعائیہ ہے یا خبریہ ہے، رجاؤ توکل کی تقویت کے لئے۔ (كَمْ) خبریہ محال منصوب علی المصدر یا علی الظرفیہ ہے۔ (يَكْفِيكَ) مضارع برائے استقبال یا حال یا استمرار ہے۔ (وَكَفَّة) ازالو کف (چلیدن) (الواکفہ) کا نازلہ کنایہ ہے سوء القضاء نازل ہونے والی سے محن و بلا و غیرہ۔ مضارع مذکور کا مفعول ثانی ہے، تعین مع اختصار کے قصد پر جملہ اولی سے مفعول ثانی مذكوف کیا گیا، الکفایہ مفعول ثانی کی طرف بلا واسطہ حرف جر متعدی ہوتا ہے۔

(كفكاف) مصدر (بچھو و لروال) لازم و متعدی مستقل ہوتا ہے بمعنی الصرف والا انصراف یہ مبتدا ہے اس کا مابعد خبر ہے، واکفہ کی خبر اول ہے (ككمين) مصدر ہے بمعنی اختفاء یعنی دشمن کا تاک میں چھپنا، مابعد کا جملہ اس کی صفت اور گان تامہ ہے۔ (للكك) بجزوہ لشکر جرار اور بجزوہ کف للک کا مخفف اس کا بھی یہی معنی ہے شاعر فیح الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بعض نسخوں میں ملک تہدیم الکاف ہے

اس سے شکار مراد لی جاتی ہے لیکن میں نے یہ معنی کسی لغت میں نہیں پائے۔

فائدہ: انصراف اگر متعدی بھی ہو تو معنی ہے تجھ سے کید و مکر کا پھرنا یا حاصل مصدر مراد ہے اس کا تجھ سے رکتا۔ اگر متعدی بالی ہو تو اس سے وہ آفات مراد ہیں جو ناگہانی طور پر واقع ہوتی ہیں۔

ترکیب صرفی ونحوی: کفّی، باب ضَرْب سے فعل ماضی معروف دو مفعول کو چاہتا ہے، ک، مفعول بہ اول، دوسرا مفعول تعین اور اختصار کے واسطے حذف کر دیا گیا ہے۔ زَبْک، مرکب اضافی فاعل۔ گم، خبر یہ مفعول مطلق تاکید یا مفعول فیہ، فعل اور فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ دعائیہ یا خبریہ ہوا۔ یکفّی، باب ضَرْب سے فعل مضارع معروف، اس میں ضمیر مُسْتَرِج ہے، جو زب کی طرف پھرتی ہے، وہ اس کا فاعل۔ ک، مفعول بہ اول، وَاِکْفَہ مفعول بہ دوسرا اور موصوف، کفّ کا فہا، مرکب اضافی مبتداء، ک، جار۔ کَمِین، مجرور اور موصوف۔ نَکَان، تامہ بمعنی خصل اس کے اندر ضمیر مَحْو مُسْتَرِج وہ اس کا فاعل، مَن، جار۔ لُکْک، مجرور، جار مجرور مل کر نَکَان کے متعلق ہوئے، فعل، فاعل اور متعلق مل کر جملہ صفت کَمِین کی صفت ہوئی موصوف صفت مل کر جار کا مجرور ہوا، کَمِین جار مجرور مل کر مبتداء کی خبر بنی، مبتداء خبر جملہ بن کر وَاِکْفَہ کی پہلی صفت ہوئی۔

شعر نمبر ۲:

نَکَوُ نَکَوَا نَکَوُ الْکَوِ فِی کَہِدِ

تَحِکِی مُشْکِشْکَہ کَلْکَلْک لُکْک

ترجمہ: وہ مصائب بار بار حملہ آور ہوتے ہیں۔ ان کی مضبوطی و یک جائی اس طرح ہے جیسے کہ ایک مضبوط موٹی رسی کی لڑیاں ایک دوسرے میں پیوست ہوتی ہیں۔ یہ مصائب ایک ایسے نیزہ زن مسلح لشکر سے مشابہ ہیں جو ایک موٹے اور سخت گوشت والے اونٹ کی مانند ہو۔

شرح: یہ خطرات و وسوساں صراطِ مستقیم سے بھٹکانے کے لئے بار بار پیدا ہوتے ہیں۔ ان کی مضبوطی اور تسلسل ایک مضبوط موٹی رسی کی طرح ہے، جو ٹوٹنے کا نام ہی نہ لے، خطرات اور وسوسے ایک موٹے اور گتھے ہوئے ٹھیب اور وحشی اونٹ کی مانند نیزہ انداز مسلح لشکر سے مشابہت رکھتے ہیں۔

حل لغات: الْکَر، از باب ضرب بمعنی بازگشتن اور حملہ کرنا، یہاں یہی معنی مراد ہے یہ جملہ وَاِکْفَہ کی دوسری صفت ہے۔ گِزَاہ مفعول مطلق تاکید ہے اور لغت بالتشبیہ تمہید کے لئے ہے۔

الْکَر (الثانی) سے الْعُطَاف (پلٹنا) بعض اجزاء کا بعض کی طرف۔ ا الْکَر (الثالث) جو مضاف الیہ ہے، بمعنی موٹا رسہ جو لیف اور رُخ سے تیار کیا جائے اور تشبیہ مصدر کی صفت ہے۔

الْکَبِد، بفتح الباء بمعنی شدت و صعوبت۔ قرآن مجید میں ہے، لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِی کَبَدٍ (پ ۳۰، البلد) ظرف تشبیہ کی جامع اور تشبیہ کے معنی سے متعلق ہے جو کاف سے مستفاد ہے، اِی لقبول الوا کفہ یعنی جیسے رسہ ارد گرد شے کو جکڑ لیتا ہے اور اسے سخت سے سخت طریقہ سے گھیر لیتا ہے اور جملہ کا فاعل اس کے موصوف کی ضمیر ہے۔

فائدہ: شاہ رفیع الدین رحمہ اللہ کی شرح میں یہ شعر تیسرے نمبر پر ہے۔

تَحِکِی اِخْ، یہ الوا کفہ کی تیسری صفت ہے۔ مُشْکِشْکَہ، صیغہ مفعول از مُشْکِشْکَہ بمعنی تیر و غیرہ کا چھنا، نیز اس ہتھیار کو بھی کہا جاتا ہے جس کا آخری کنارہ تیز ہو جیسے تیر و غیرہ، یہ ہتھیار والی جماعت کی صفت ہے یا تیز دھاری دار آلہ کی صفت ہے اور یہ تَحِکِی کی صفت ہے اور اس کی ضمیر فاعل وَاِکْفَہ کی طرف راجع ہے۔ لُکْک، ہد ہد کی طرح موٹا اونٹ، یہ مُشْکِشْکَہ کی صفت ہے۔

لُکْک، ہفت تین۔ ہد گوشت جوان اونٹ۔

توکیب صرفی و نحوی

تکو، باب ضرب سے فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث غائب ضمیر ہی اس کے اندر مستتر ہے، جو وا کفہ کی طرف پھرتی ہے، وہ اس کا فاعل گرا۔ مصدر مفعول مطلق اور موصوف ک۔ جار، تکر، مجرور اور مضاف، التکر۔ مضاف الیہ جار مجرور مل کر صفت ہوئی، فی۔ جار، کبد۔ مجرور، جار مجرور تشبیہ کے جو کاف سے استفاد ہے۔ فعل فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ دوسری صفت وا کفہ کی ہوئی، تحکی باب ضرب سے فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث غائب، اس کے اندر ضمیر ہی مستتر ہے، جو وا کفہ کی طرف پھرتی ہے، وہ اس کا فاعل مُشکِشِکَہ۔ مفعول بہ ک۔ جار، لکلک مجرور اور موصوف، لکک۔ صفت، فعل فاعل اور مفعول مل کر فعلیہ تیسری صفت وا کفہ کی ہوئی۔

شرح شعر نمبر ۳

کفاک ما بی کفاک الکاف کربتہ

یا تکو کبا کان یحکی کو کب الفلک

ترجمہ: اے میرے دل، خداوند کریم نے تجھے اس تمام رخ اور پریشانی سے جس میں میں مبتلا ہوں، کفایت کی۔ اے میرے دل، تو ستارہ ہے جو آسمان کے ستارہ سے مشابہ ہے۔

شرح: یعنی اے میرے دل جسے میں آسمانی ستارہ کی مانند سمجھتا ہوں، خدا نے تجھے ان تمام مصائب سے جو مجھ پر نازل ہوئے محفوظ رکھا۔

توکیب صرفی و نحوی

کف، باب ضرب سے ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، ضمیر هو اس کے اندر مستتر ہے، جو رب کی طرف پھرتی ہے، وہ اس کا فاعل یا الکاف اس کا فاعل، ک۔ پہلا مفعول بہ ما، موصولہ۔ جار مجرور فعل محذوف کے متعلق ہو کر صلہ ہوا،

موصول صلہ مل کر دوسرا مفعول بہ ہوا، فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ، دعائیہ یا خبریہ ہوا۔ کف، فعل، ک۔ پہلا مفعول بہ الکاف، اسم فاعل مخفف الکافی کا وہ اس کا فاعل، کربتہ۔ مرکب اضافی دوسرا مفعول بہ، فعل فاعل پہلا اور دوسرا مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ دعائیہ یا خبریہ ہوا۔

یا۔ حرف نداء، کو کبا۔ منادی موصوف، کان۔ فعل ضمیر اس میں فاعل یحکی، باب ضرب سے مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب، ضمیر مستتر، فاعل کو کب الفلک۔ مرکب اضافی مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر کو کبا کی صفت ہوئی۔

القصيدۃ الغوثیہ

چہل کاف کی طرح قصیدہ غوثیہ شریف بھی بڑا بڑا تاثیر و طیفہ ہے۔ تبرک کے طور پر شرح چہل کاف کے ساتھ ملایا جا رہا ہے تاکہ ناظرین اس سے بھی بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ قصیدہ غوثیہ شریف کے متعلق اکثر بزرگوں سے سنا ہے کہ اس کا پڑھنا بفضلہ تعالیٰ دینی و دنیاوی حاجات و مہمات کی برآری کا ذریعہ ہے۔ حضرت سلطان الاولیاء قصیدہ شریف میں خود بھی ایک جگہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کی برکت سے (جوان کے جدا علی ہیں) جن طالبوں یا سالکوں کی آنکھوں پر غفلت کے پردے پڑے ہیں ”میری یاد“ سے ان کے دل منور اور آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں۔

شرح قصیدہ غوثیہ، الموسوم بہ ”الآلی المصنئیہ فی شرح القصیدۃ الغوثیہ“ فقیر نے ایک عرصے سے تیار کر رکھی ہے کسی بندہ خدا کی ہمت کے انتظار میں ہے۔ اس سے قبل فقیر نے قصیدہ غوثیہ شریف کے چند اشعار کے خواص و فوائد مرتب کئے جسے حضرت پیر طریقت الحاج محمد رضا فریدی مدظلہ نے کراچی سے شائع کی اور اس پر حضرت صاحبزادہ والا شان علامہ سید پیر محمد عارف شاہ صاحب اویسی ترمذی مدظلہ نے پُر مغز مقدمہ پر قلم فرمایا جس کی افادیت میں چار چاند لگ گئے اب وہ بھی

نایاب ہیرہ ہے۔ حضرت فریدی صاحب تو امریکہ کی بہاروں میں مست ہیں کوئی خدا کا بندہ اس نایاب ہیرے "قصیدہ غوثیہ مع خواص وفوائد اویسیہ" کو دوبارہ شائع فرمائے تو بے شمار خلق خدا کا بھلا ہوگا۔

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری

ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بہاول پور، پاکستان۔

کیم جمادی الثانی ۱۴۲۱ھ، یکم ستمبر ۲۰۰۰ء بروز جمعۃ المبارک

سَقَانِي الْحُبُّ كَأَسَاتِ الْوَصَالِ

فَقُلْتُ لِحَمْرَتِي نَحْوِي تَعَالَى

ساغر بھرے ہیں عشق نے بزمِ مُصالکے لاجس قدر بھی تم ہیں شرابِ جمال کے

سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِي فِي كُوْسٍ

فَهَمْتُ بِسُكْرَتِي بَيْنَ الْمَوَالِي

ساغر بھرے ہوئے میری جانبِ واں ہوئے میں ہوں میانِ حلقہ یارانِ حال کے

فَقُلْتُ لِسَائِرِ الْأَقْطَابِ لُمُوا

بِحَالِي وَادْخُلُوا أَنْتُمْ رِجَالِي

آواز دے رہا ہوں کہ اقطابِ ہیرہ آؤ خواہاں ہو تم اگر بھی اصلاحِ حال کے

وَهُمُّوْا وَاشْرَبُوْا أَنْتُمْ حُبُّوْرِي

فَسَاقِي الْقَوْمِ بِالْوَانِي مَلَا لِي

ہمت کرو۔ بڑھو۔ چلے آؤ اٹھاؤ جام یہ تم تم بھرے ہیں شراب وصال کے

شَرِبْتُمْ فَضَّلْتِي مِنْ بَعْدِ سُكْرِي

وَلَا بَلْتُمْ عَلَوِي وَاتَّصَالِي

میری بچی شراب تو پی تم نے دوستو! لیکن ابھی تو دور ہیں نیلے وصال کے

مَقَامُكُمْ أَعْلَى جَمْعًا وَلَكِنْ

مَقَامِي فَوْقَكُمْ مَا زَالَ عَالِي

تم سب کا بھی بلند اگرچہ مقام ہے شایاں نہیں ہو تم مری شانِ کمال کے

أَنَا فِي خَضْرَاءِ التَّقْرِيبِ وَحْدِي

يُصَرِّفُنِي وَحَسْبِي ذُو الْجَلَالِ

میں تو غریقِ جلوہ حسن و تہیم ہوں کافی کرم ہیں مجھ پرے ذوالجلال کے

أَنَا الْبَارِئُ أَشْهَبُ كُلِّ شَيْخٍ

وَمَنْ ذَا فِي الرِّجَالِ أُعْطِيَ مِثَالِي

ہوں مجرہ باز سائے شیو خانِ دہر کا کس کو ملے ہیں ادج یہ فضلِ کمال کے

كَسَانِي نَجْلَةً بِطِرَانِ عَزْمٍ

وَتَوَجَّيْتُ بِتَيْجَانِ الْكَمَالِ
پہنے ہوئے ہوں عزم و عہدیت کی خلعتیں کتنے ہی تاج ہیں میرے سر پر کمال کے

وَأُطْلَعَنِي عَلَى سِرِّ قَدِيمٍ

وَقَلَّدَنِي وَأَعْطَانِي سُوءًا إِلَى
رازِ قدیم سے مجھے آگاہ کر دیا اچھڑ پر عطا ہیں کیں ہیں عوض ہر سوال کے

وَوَلَّانِي عَلَى الْأَقْطَابِ جَمْعًا

فَحُكْمِي نَافِدٌ فِي كُلِّ حَالٍ
والی بنا دیا ہے مجھے اقطابِ دہر کا نافذ ہے میرا حکم اب ہر اکے حال کے

فَلَوْ أَلْقَيْتُ سِرِّي فِي بَحَارٍ

لَصَارَ الْكُلُّ غَوْرًا فِي الزَّوَالِ
پانی سمندر میں نہاتی رہے کہیں میں اُن پھولوں میں جو زمونہ اپنے حال کے

وَلَوْ أَلْقَيْتُ سِرِّي فِي جِبَالٍ

لَدُكَّتْ وَاخْتَفَتْ بَيْنَ الرَّمَالِ
ہو چلے اُن پر فاش میرا رازِ عشق گر ہو جائیں ریزہ ریزہ یہ تو نے جبال کے

وَلَوْ أَلْقَيْتُ سِرِّي فَوْقَ نَارٍ

لَخَمِدَتْ وَأَنْطَفَتْ مِنْ سِرِّجَالِي
میں گر دوں بیانِ محبت کی داستان ہو چلے آگ سردِ بغیر اشتغال کے

وَلَوْ أَلْقَيْتُ سِرِّي فَوْقَ مَيِّتٍ

لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلَى تَعَالَى
مُردہ اگر مرنے جو کبھی میرے راز کو جی اٹھے یہ کرم ہوں مرے ذوالجلال کے

وَمَا مِنْهَا شُهُورٌ أَوْ دُهُورٌ

تَمُرُّوْنَ تَنْقِضِي إِلَّا آتَالِي
مستقبل جہاں کے منظر ہیں سارے پر نے تمام اٹھ گئے ماضی و حال کے

وَتَخْبِرُنِي بِمَا يَأْتِي وَيَجْبُرِي

وَتُعَلِّمُنِي فَأَقْصِرُ عَنْ جَدِّالِي
آگاہ کرتے ہیں یہ زمناً مجھے مُدام یار و عبث ہیں تقدیرِ بختِ مُجدال کے

مُرِيدِي هُمْ وَطِبُّ وَأَشْطَحُ وَعَنِي

وَأَفْعَلُ مَا تَشَاءُ فَالِاسْمُ عَالٍ
تَشگی ہیں لطف کہ عینِ غنل ہے وہ میرے مُرید نام لے بس ذوالجلال کے

مُرِيدِي لَا تَخَفُ اللَّهُ رَبِّي

عَطَانِي رِفْعَةً نِلْتُ الْمَنَالِي
اللہ نے خوف نہ کر کے مرے مرید ہے منزل اُرد میں میرے حال کے

طُبُوِي فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ دَقْتُ

وَشَاءُ وَسُ السَّعَادَةِ قَدْ بَدَالِي
مرے جلو میں خیر و کرم کے نقیب ہیں چرچے ہیں آسمان سے زمین تک حال کے

بِلَادُ اللَّهِ مُلْكِي تَحْتَ حُكْمِي

وَوَقَّتِي قَبْلَ قَلْبِي قَدْ صَفَالِي
اللہ کے شہر و ملک میں سب میری ملکیت حکوم ہیں یہ سب مرے باطنی حال کے

نَظَرْتُ إِلَى بِلَادِ اللَّهِ جَمْعًا

كَخَرْدَلَةٍ عَلَى حُكْمِ انْصَالِ
سب ملک میرے سامنے یوں ہیں رکھائے پھینکے ہوں جیسے رانی کے دانے اُچھال کے

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتَّى صِرْتُ قُطْبًا

وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَّوَالِي الْمَوَالِي
مردار و قوم قطب کا درجہ مجھے دیا مولائے کل کے لطف جم شامل تھمال کے

فَمَنْ فِي أَوْلِيَاءِ اللَّهِ مِثْلِي

وَمَنْ فِي الْعِلْمِ وَالتَّصَرُّفِ حَالِ
ہوں اولیائے وقت میں سمیل و نظیر ہیں اختیار علم کے تصنیف حال کے

رَجَالِي فِي هَوَاجِرِهِمْ صِيَامِ

وَفِي ظُلْمِ اللَّيَالِي كَاللَّيْلِ
تپتے دنوں میں ہوم سے رہ کر میرے مرید رخصتاں ہیں تیرگی میں یہ موتی کمال کے

وَكُلُّ وَلِيٍّ لَهُ وَتَدَمُّ وَارِي

عَلَى قَدَمِ السَّيِّئِ بَدْرُ الْكَمَالِ
رکھتے ہیں اولیائے تقلید و نقش پا رہبر مرے ہیں چاند جہان کمال کے

نَبِيٌّ هَاشِمِيٌّ مَكِّيٌّ حِجَازِي

هُوَ جَدِّي بِهِ نِلْتُ الْمَوَالِي
یعنی نبی ہاشمی — مکی شہ حجاز صدقہ انہی کا ہیں مراتب کمال کے

مُرِيدِي لَا تَخَفُ وَأَشِ فَرَانِي

عَزُومٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ
جاسوس شاہ سے بھلا ڈرتا ہے کیوں مرید جو نہر نہاں ہیں مجھ میں جلال قتال کے

أَنَا الْجَيْلِيُّ مُحْيِ الدِّينِ اِسْمِي

وَأَعْلَامِي عَلَى سَائِسِ الْجِبَالِ

جیلی ہوں اور دین کا محی لقب میرا کوہ جبل پر نصب ہیں پرچم جلال کے

أَنَا الْحَسَنِيُّ وَالْمُخَذَّعُ مَقَامِي

وَأَوْتَدَامِي عَلَى عُنُقِ الرِّجَالِ

میرا بڑا گھرانہ ہے دادا حسن میرے ہیں پاؤں گردنوں پر تمامی رجال کے

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُورِ اِسْمِي

وَجَدِّي صَاحِبُ الْعَيْنِ الْكَمَالِ

موسوم ہوں میں بندۂ قاتر کے نام سے

جد میرے صاحبِ ذرا ہیں عینُ الکمال کے

ہماری کتب

گیارہویں اولیاء و علماء کی نظر میں

قرض لینے دینے کے احکام

تاریخ تفسیر القرآن

شرح حدیث قسطنطنیہ

شرح چہل کاف

احادیث موضوعہ اور امام احمد رضا

خزانہ خدا کی چابیاں حبیب خدا کے ہاتھ میں

حیاتِ کاظمی (رحمۃ اللہ علیہ)

ختہ کی تحقیق اور احکام

تفسیر سورۃ اخلاص

غریبوں کا حج

حدیث اول ماخلق اللہ نوری کی تحقیق